باپ کے کہنے پر بیوی کو طلاق دینے کا سوال ہے، اس کا جواب بھی یہی ہے کہ بیٹا صرف اسی صورت میں طلاق دے، جب کہ والد کا حکم کسی مصلحت شرعی پر مبنی ہو، ورنہ ناحق طلاق خدا کی نگاہ میں بہرحال ناپسندیدہ اور مبغوض ہے۔

دراصل یہ مسئلہ آغاز میں اس طرح پیدا ہوا تھا کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے اپنے صاحبزادے سے کہا تھا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو اور اُنھوں نے تعمیلِ ارشاد کرتے ہوئے طلاق دے دی تھی، مگر ظاہر ہے کہ ہر باپ حضرت عمرؓ کا قائم مقام نہیں ہوسکتا۔ حضرت عمرؓ ایک جلیل القدر صحابیِ رسولؐ اور صاحبِ اتقاء انسان تھے۔ اُن کی پاکیزہ زندگی اور بے مثال سیرت کو سامنے رکھتے ہوئے اُن سے بجا طور پر یہی توقع کی جاسکتی ہے کہ اُنھوں نے اس خواہش کا اظہار کسی معقول علّت اور دینی مصلحت ہی کے تحت کیا ہوگا جس کی وضاحت مناسب یا ضروری نہ ہوگی اور حضرت ابن عمرؓ نے اسی اعتماد کی بنا پر آپ کا کہا مان لیا ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت عمرؓ نے وجہ بیان کردی ہو مگر وہ آگے نقل ہونے سے رہ گئی ہو۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک باپ جب چاہے، اپنے بیٹے سے بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کرسکتا ہے اور بیٹے کے لیے اس کی تعمیل کیے بغیر چارہ ہی نہیں ہے۔ (ترجمان القرآن، دسمبر ۱۹۶۶ء)۔ (جسٹس ملک غلام علی، رسائل و مسائل، ششم، ص ۱۴۴-۱۴۸)

بیع سلم

س: آج کل کاروبار اور تجارت میں پیشگی سودوں کا رواج عام ہے، یعنی بعض اجناس وغیرہ کا نرخ پہلے طے کرلیا جائے اور لین دین بعد میں ہوتا رہے۔ بعض علما اسے بیع سلم قرار دے کر جائز ٹھیراتے ہیں، لیکن بیع سلم کی تعریف عام طور پر معلوم نہیں ہے۔ براہِ کرم اس کی تعریف اور شرائط وغیرہ واضح طور پر تحریر کریں تاکہ خرید وفروخت کے معاملات میں جواز وعدم جواز کا فیصلہ کرنے میں آسانی ہو اور لاعلمی کی بنا پر کوئی غلط یا ممنوع کارروائی صادر نہ ہونے پائے۔

ج: شریعت میں بیع سلم سے مراد ایسی خرید وفروخت ہے جس میں قیمت تو نقد ادا کردی

جائے گی، لیکن اُس کے عوض مال ایک متعین مدت کے بعد وصول کیا جائے۔ اس کے جائز اور صحیح ہونے کے لیے حدیث اور فقہ کی رُو سے جو شرائط لازم ہیں، اُن میں اہم ترین شرائط، جن پر قریب قریب اتفاق ہے، ذیل میں درج ہیں:

۱- مال اور اُس کی قیمت کا ٹھیک ٹھیک اور واضح تعیّن کیا جائے، اُس کا وزن، اُس کی نوعیت اور قسم وغیرہ کی ایسی تشریح کر دی جائے کہ بعد میں اشتباہ یا اختلاف یا نزاع کی گنجایش نہ رہے۔

۲- مال ایسا ہونا چاہیے کہ اس نمونے یا اس قسم کا مال سودا کرتے وقت بازار میں بہ سہولت دستیاب ہو، یا عن قریب دستیاب ہو جانے کی توقع ہو۔

۳- جتنی مدت کے بعد مال وصول ہوگا، اُس مدت کا بھی ٹھیک تعیّن ہو۔

۴- قیمت بھی بالکل متعین اور مقرر ہو اور سودا کرتے وقت پیشگی ادا کر دی جائے۔

۵- سودے میں مال کی واپسی اور بیع کی منسوخی کی شرط نہ ہو۔

۶- اگر مال کے نقل و حمل میں دقّت اور مصارف کا سامنا ہو، تو پھر اُس مقام کا بھی تعیّن ضروری ہے جہاں وہ مال مشتری کے سپرد کیا جائے گا۔ (ایضاً، ص ۳۵۶-۳۵۷)

بلاسود بیمہ پالیسی

س: میرا بیٹا بیمہ پالیسی لینا چاہتا تھا۔ میں نے اسے منع کر دیا۔ الحمدللہ اس نے پالیسی نہیں لی۔ بعد میں اس نے بتایا کہ الفلاح بنک جو کہ مولانا تقی عثمانی نے بلاسود متعارف کرایا ہے، ان کی بیمہ پالیسی میں سود شامل نہیں ہے۔ کیا ان سے بیمہ پالیسی لی جاسکتی ہے؟

ج: آپ نے اپنے بیٹے کو بیمہ پالیسی لینے سے منع کیا اور بیٹے نے آپ کے حکم کی اطاعت کی۔ اس پر آپ دونوں مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس دینی جذبے کو آپ کے لیے دنیا اور آخرت میں رحمتوں اور برکتوں کا ذریعہ بنادے، آمین! مولانا تقی عثمانی صاحب محقق، عالمِ دین اور اسلامی معیشت کے ماہر ہیں۔ انھوں نے اگر کسی بنک کی پالیسی کو غیرسودی قرار دیا ہے تو وہ درست ہے۔ اس بنک کی پالیسی لی جاسکتی ہے۔ (مولانا عبدالمالک)